بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۸۶	۹ فتح ۱۳۴۵ ہش ۔ ۲۵ شعبان ۱۳۸۶ھ ۔ ۹ دسمبر ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ دسمبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے ۔ البتہ قارورہ کے ٹسٹ سے پتہ چلا ہے کہ انفیکشن میں کمی ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین ۔

— علمی تقاریر کا اجلاس ۹ دسمبر کو نہیں ہو سکے گا ۔ آئندہ تاریخ کا اعلان بعد میں ہو گا احباب مطلع رہیں ۔ (ابو العطاء)

— ڈھاکہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کو وہاں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا تھا اپریشن ۷ دسمبر کو ہونا تھا مگر اب اپریشن ۱۲ دسمبر کو ہو گا احباب جماعت خاص درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اپریشن ہو اور مولا کریم ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے بیگم صاحبہ محترمہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

— ربوہ ۸ دسمبر سے والد ماجد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب طبی مشورہ کے ماتحت تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے ڈیڑھ دو ہفتے کے لئے آج بذریعہ شاہین ایکسپریس میرپورخاص تشریف لے جا رہے ہیں ۔ وہاں آپ کا ایڈریس یہ ہو گا ۔

معرفت ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی

پوسٹ بکس نمبر ۲ میرپورخاص (سندھ)

حضرت ڈاکٹر صاحب کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے ۔ مگر مزوری بدستور آہستہ آہستہ دور ہو رہی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے ۔ اور سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو ۔ جو دوست آپ کے لئے دعائیں فرماتے رہتے ہیں ۔ حضرت ڈاکٹر صاحب ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔

(خاکسار ڈاکٹر محمد احمد)

وقفِ جدید کا چندہ

دسمبر وقفِ جدید کے سال نہم کا آخری مہینہ ہے ۔ آپ اپنا وعدہ سال رواں جلد ادا کر دیں تا کہ آپ کا حساب صاف ہو جائے اور کوئی بقایا نہ رہے جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کیلئے اپنے مالوں کو خرچ کرو

خدا نے وعدہ کیا ہے کہ جو اُس کی راہ میں دے گا وہ اسے کئی گنا برکت دے گا

"ہم اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں چاہتے ۔ بارہا یہ خیال کیا ہے کہ اپنے گزارہ کے لئے تو پانچ سات روپیہ ماہوار کافی ہیں اور جائداد اس سے زیادہ ہے ۔ پھر مَیں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے ۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے ۔ پہلے تو صرف عیسائیوں ہی کا شکار ہو رہا تھا مگر اب آریوں نے اس پر دانت تیز کئے ہیں اور وہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیں ۔ جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے ۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے ۔ اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے ۔

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا مَیں اس کو چند گنا برکت دوں گا ۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے ۔ غرض اس وقت مَیں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو ۔ اسی مطلب کے لئے یہ گفتگو ہے ۔ اس وقت جیسا کہ میں شائع کر چکا ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ تیری وفات کا وقت قریب ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ۔

قرب اجلک المقدر ۔ ولا نبقی لک من المخزیات ذکراً

اس وحی سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا ذکر باقی نہ رہنے دے گا جو کسی قسم کی نکتہ چینی اور خزی کا باعث ہو ۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳ و صفحہ ۳۹۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۶۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ رمضان

ہر عبادت کی طرح روزہ کے متعلق بھی بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا علم ہر مسلمان کو ہونا چاہیئے۔ رمضان کا مہینہ جیسا کہ ہم نے گزشتہ اداریہ میں لکھا ہے کئی لحاظ سے بہت بڑا مقدس مہینہ ہے۔ اسی مہینہ میں عالم اسلام کا رنگ ڈھنگ ہی بدل جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دن رات اللہ تعالےٰ کی رحمتیں موسلادھار دنیا پر برس رہی ہیں۔ دن کو مساجد میں درس ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو رات کے اول حصہ میں تراویح کی نماز پڑھی جا رہی ہوتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ رمضان کی برکات کا نزول آخر شب سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ان شب زندہ داروں کی الگ بات ہے لیکن عام مسلمانوں کے لئے بھی سحری کا وقت خوان نعما سے کم نہیں ہوتا۔

یہ وہ وقت ہے کہ تمام اسلامی گھرانے بچوں سے لے کر بوڑھوں تک بیدار ہو جاتے ہیں۔ ایک طرف عبادت گزار تسبیح و تحمید میں مصروف ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف گھر کی مالکہ سحری تیار کرنے میں منہمک ہو جاتی ہے۔ ایسے میں بچے خود بخود جاگ پڑتے ہیں اور رمضان کی رونق کو دوبالا کر دیتے ہیں۔ اس وقت سحری کھاتے کے لالچ سے ہی سہی اصرار کرتے ہیں کہ میں بھی روزہ رکھوں گا۔ چنانچہ بعض دل گردے والے بچے ایسے بھی دیکھے گئے ہیں کہ شام تک بھوکے پیاسے رہتے ہیں بہت سے دوپہر تک کا روزہ رکھ کر ہی خوش ہو لیتے ہیں۔

سحری کے وقت نہ صرف مسلمانوں کے گھر پُر رونق ہوتے ہیں۔ بلکہ گلیاں اور بازار بھی جاگ اٹھتے ہیں۔ دکانیں کھل جاتی ہیں۔ دہی۔ دودھ بیچنے والے ہر موڑ پر کونڈے سجائے بیٹھے نظر آتے ہیں۔ بڑے شہروں میں بہتیرے ہوٹل بھی سحری کا انتظام کرتے ہیں۔ سحری کھا کر مومن مساجد کا رُخ کرتے ہیں۔ محلے محلے کی مسجد نور کا بقعہ بن جاتی ہے۔ رمضان کی برکت سے نمازیوں کی تعداد میں بھی بیش بہا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ مساجد بھی جو اکثر صبح کی نماز میں خالی خالی نظر آتی ہیں ماہ رمضان میں نمازیوں پر تنگ ہو جاتی ہیں۔ سجدہ گاہوں کو وسیع کرنے کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ رات کے اول حصہ میں تراویح سے لے کر آخری حصہ میں نماز فجر تک تھوڑے سے نیند کے وقفہ کے ساتھ مساجد آباد رہتی ہیں۔ آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے والے تو تمام شب مساجد کو دن سے بھی زیادہ آباد کر دیتے ہیں۔

الغرض مسلمانوں کے لئے رمضان کا مہینہ نہایت ذوق و شوق کا مہینہ ہوتا ہے۔ غافل ہوشیار اور ہوشیار ہوشیار تر ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس مہینہ میں کچھ ایسی لذت رکھی ہے۔ کہ مومن بعض اوقات ان رعایتوں کو بھی نظر انداز کر دینا چاہتے ہیں۔ جو بیماروں مسافروں اور پیران فانی کے لئے اللہ تعالےٰ نے احکام کی صورت میں دے رکھی ہیں حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کو دین یُسر بنایا ہے دین عسر نہیں بنایا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان رعایتوں کی طرف بڑے زوردار الفاظ میں توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ ان کو ملحوظ نہ رکھنا بھی ایک طرح سے کفران نعمت ہے بلکہ اپنی جان کو دیدہ دانستہ ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں حضور اقدس علیہ السلام کے چند حوالے یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

حضرت اقدس (بابا چٹو کو مخاطب کر کے) آپ تو مسافر ہیں روزہ تو نہیں رکھا ہو گا۔

بابا چٹو۔ نہیں مجھے تو روزہ ہے میں نے رکھ لیا ہے۔

حضرت اقدس۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقوےٰ ہے۔ خدا تعالےٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے۔ اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہیئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالےٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالےٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔ اس پر کوئی قید نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔ میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔ چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا۔ چلنے پھرنے سے بیماری میں کچھ کمی ہوتی ہے اس لئے باہر جاؤں گا۔ کیا آپ بھی چلیں گے۔

بابا چٹو۔ نہیں میں تو نہیں جا سکتا آپ ہو آئیں۔ یہ حکم تو بے شک ہے مگر سفر میں کوئی تکلیف نہیں تو پھر کیوں روزہ نہ رکھا جاوے۔

حضرت اقدس۔ یہ تو آپ کی اپنی رائے ہے۔ قرآن شریف نے تو تکلیف یا عدم تکلیف کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔ اب آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ زندگی کا اعتبار کچھ نہیں۔ انسان کو وہ راہ اختیار کرنی چاہیئے جس سے اللہ تعالےٰ راضی ہو جاوے اور صراط مستقیم مل جاوے۔"

(ملفوظات جلد نہم ۴۳۱ و ۴۳۲)

"صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالےٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ تیری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ان کو ہی ہدایت دی جاویگی"

(ملفوظات جلد نہم ۴۳۲ و ۴۳۳)

"بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے۔ ایسے ہی مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

فرمایا۔

الاعمال بالنیات۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب میسر ہو رکھ لے۔

اور وعلی الذین یطیقونہ کی نسبت فرمایا کہ

اس کے معنی یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے۔

اور نصف شعبان کی نسبت فرمایا کہ

یہ رسوم حلوا وغیرہ سب بدعات ہیں"

(بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۲ پیسے روزانہ کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ کی خدمات جلیلہ

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

مولانا شمس رضی اللہ عنہ نے اسلام و احمدیت کی بے لوث خدمات میں زندگی گزاری ہے۔ زمانۂ طالب علمی سے لے کر آخری سانس تک وہ اسلام کے لئے شمع کے پروانے کی طرح قربان ہوتے رہے۔ انہوں نے ۱۹۱۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا۔ اور خاکسار نے ۱۹۲۴ء میں۔ اس طرح ان میں اور مجھ میں پانچ برس کا فاصلہ تھا۔ مدرسہ احمدیہ کی تعلیم کے دوران مجھے کچھ عرصہ کے لئے ان کا ہم مکتب ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا ہے۔ مدرسہ احمدیہ کا نصاب ان دنوں آٹھ سال کا تھا۔ آٹھویں سال میں مولوی فاضل کا امتحان دیا جاتا تھا۔ گویا مولانا شمس صاحب آخری جماعتوں میں تھے اور میں ابتدائی جماعتوں میں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ان کے اور دوسرے احباب کے مضامین تشحیذ الاذہان وغیرہ میں پڑھ کر مجھے مدرسہ کی دوسری جماعت میں ہی احساس ہوتا تھا کہ جب ہم بڑے ہو کر مضمون لکھنے کے قابل ہوں گے شاید اس وقت تک یہ علماء صاحبان سب مضامین ختم کر دیں گے۔ یہ میرے شوق اور بچپن کی سادگی کا ایک نمونہ تھا۔ بہرحال مولانا شمس صاحب حضرت قاضی اکمل صاحب کی صحبت کے زیر اثر مدرسہ کی آخری جماعتوں میں کافی مضمون لکھتے رہتے تھے۔ میں نے جب پہلا مضمون تیسری جماعت میں "اسلام اور تلوار" کے زیر عنوان لکھا۔ اور جناب سردار محمد یوسف صاحب مرحوم ایڈیٹر اخبار نور نے اسے عمدہ ریمارکس کے ساتھ اخبار کے ادارتی کالموں میں شائع فرمایا تو مولانا شمس صاحب نے از راہِ مذاق مدرسہ کے صحن میں مجھے کہا کہ اچھا اب تو مضامین بھی شروع ہو گئے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب موصوف کی طبیعت بڑی شگفتہ تھی۔ جوانی میں تو مسکراہٹ ہر وقت ان کے چہرہ پر کھیلتی تھی۔ آخری حصۂ زندگی میں بھی بالعموم ہنس کر بات کرتے تھے۔

مولانا شمسؓ کو علم کا بہت شوق تھا۔ مطالعہ بکثرت کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ذہن بھی نہایت عمدہ عطا فرمایا تھا۔ اسلام و احمدیت کے لئے غیر معمولی غیرت رکھتے تھے۔ مخالف کے اعتراض پر خاموش رہنا ان کی طبیعت کے خلاف تھا۔ مجھے مدرسہ کی زندگی میں بھی متعدد مقامات پر تقادیر یا مباحثات میں ان کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ ان کی جرأت اور پُر جوش گویائی قابلِ داد ہوتی تھی۔ مباحثہ مبائی کے موقع پر میں ان کے ساتھ تھا۔ ان کے تحریری جوابات ان کی قوتِ اقناع اور استدلال پر واضح ثبوت ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بلاد عربیہ اور یورپ کے سفر سے واپس آکر مولانا شمس صاحب کو بطور پہلے مستقل مبلغ کے دمشق بھجوایا۔ ان سے پہلے حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے شام میں اور حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے مصر میں تبلیغ احمدیت کی ہے مگر جس طرح ایک باقاعدہ اور مستقل مبلغ کا کام ہوتا ہے، وہ بلادِ عربیہ میں محترم مولانا شمس صاحب رضی اللہ عنہ نے ہی سب سے پہلے ادا فرمایا ہے۔ دمشق کے قاتلانہ حملہ کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر مولانا شمسؓ حیفا (فلسطین) تشریف لے گئے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس جگہ آپ کو بہت کامیابی حاصل ہوئی اور مخلصین کی ایک خاص جماعت آپ کے ہاتھ پر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مولانا شمس صاحب کو دستی بیعت لینے کا اختیار دے رکھا تھا۔ ۱۹۳۱ء میں جب میں نے مولانا شمس صاحب سے اس مشن کا چارج لیا تو حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی طرف سے مجھے بھی دستی بیعت لینے کا اختیار دیا گیا۔ مولانا شمس صاحب نے شام و فلسطین میں ایسے پاکیزہ اور دائمی آثار چھوڑے ہیں جو تاریخِ احمدیت کا مستقل حصہ ہیں۔ وہ لوگ مولانا شمس صاحب کو بعد میں بھی نمناک آنکھوں اور دلی دعاؤں کے ساتھ یاد کرتے تھے اور اب تو حضرت مولانا کی وفات کی خبر سے ان میں سے زندہ احمدیوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے جو چند خطوط آئے ہیں ان سے یہ تاثرات نمایاں ہیں۔ میں اس جگہ یہ ذکر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اگرچہ خدائی وعدوں کے موافق بلاد عربیہ میں بھی احمدیت کی ترقی جلد یا بدیر لازماً ہو گی لیکن اس کی بنیاد رکھنے میں حضرت مولانا شمس صاحب رضی اللہ عنہ نے جو قربانیاں پیش کی ہیں اور جس طرح پوری قوت سے حقِ جہاد ادا کیا ہے وہ آنے والوں مبلغین و مجاہدین کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ میں نے ان سے چارج لینے کے بعد محسوس کیا تھا کہ فی الواقع مولانا نے اپنی جان پر کھیل کر پیغامِ احمدیت کو ان علاقوں میں پہنچایا تھا اور اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں آپ کو ایک مخلص جماعت عطا فرمائی تھی۔ یہ موقعہ ان خدماتِ جلیلہ کی تفصیل میں جانے کا نہیں ہے مگر خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مولانا شمس صاحب نے بلادِ عربیہ میں بھی انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ وہاں کے مخلصین مولانا شمس صاحب کی وفات پر سخت غمگین ہیں۔ عزیزم السید محمد صالح عودہ کے چند فقرات بطور نمونہ درج کرتا ہوں۔ لکھتے ہیں:۔

"سیّدی انتا حزنا
حزناً عمیقاً بوفاۃ
استاذنا الفاضل المرحوم
جلال الدین شمس
المجاھد الاوّل
للدیار العربیۃ
تغمدہ اللہ برحمتہ
و اُسکنہ فسیح جنانہ
ونرجو لاولادہ من
بعدہ طول العمر و
البقاء جعلھم اللہ
خیر خلف وجزاہ عنا
احسن الجزاء ورفع
مکانہ فی اعلی علیین۔"

حضرت مولانا شمسؓ کو انگلستان میں بھی سالہا سال اسلام کے پرچم کو لہرانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ عربی زبان کی مہارت اور دینی تفقہ کے باعث وہ مستشرقین اور دیگر اہلِ علم کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہوتے تھے۔ ان کی مناظرانہ قوت نے عیسائی پادریوں کو انگلستان میں بھی اسلامی دلائل کے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا۔ حضرت شمس صاحب اپنے وقت میں اس ملک کے لئے اسلام کے بارے میں اتھارٹی تھے۔ آپ کے بیانات اور مضامین نے اسلام کے حق میں فضا سازگار بنانے میں بڑا کام کیا۔ عسر و یسر اور جنگ کے ایام میں بھی حضرت شمس صاحب نے نہایت شاندار کارنامے سرانجام دئے۔ جب یہ روحانی سورج بلاد مغرب سے پھر واپس ہوا تو اسی آب و تاب سے ہندوستان اور پاکستان کے علاقوں کو احمدیت کی روشن کرنوں سے منور کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو گیا۔

ایک بہت بڑی خوبی حضرت شمس صاحب میں یہ تھی کہ جو کام آپ کے سپرد کیا جاتا آپ اسے نہایت تن دہی، محنت اور والہانہ شغف سے سرانجام دیتے تھے۔ ملفوظات کی یہ ضخیم مجلدات کی ترتیب اور روحانی خزائن کی یہ دیدہ زیب طباعت اس محنت، اس محبت اور خلوص کی منہ بولتی تصویریں ہیں جو حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن سے تھا۔ جزاہ اللہ عنا احسن الجزاء۔

حضرت مولانا شمس صاحبؓ کو خدمتِ دین کا ایک نادر اور بے مثال موقعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیماری کے عرصہ میں بھی حاصل ہوا اور یہ کہنا ایک حقیقت کا اعلان کرنا ہے کہ حضرت مولوی صاحب نے اس موقعہ پر پورا حق ادا کر دیا۔ نظامِ جماعت کی پختگی اور افرادِ جماعت کی تربیت کے لئے جو ان کے بس میں تھا انہوں نے کیا۔ بسا اوقات ان کی کمزور صحت کے پیشِ نظر ان کی ہمہ وقت مصروفیت کو دیکھ کر انہیں مشورہ دیا جاتا کہ کچھ آرام بھی کریں اور صحت کا بھی خیال رکھیں تو حضرت مولانا اپنی معروف مسکراہٹ کے ساتھ یہ کہہ کر ٹال دیتے کہ کام ختم ہوں تو آرام کیا جائے ابھی تو یہ بھی کرنا ہے وہ بھی کرنا ہے۔

حضرت مولانا شمس صاحب کی زندگی کے بہت سے پہلو ہیں اور ہزاروں واقعات ہیں۔ خلاصہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مردِ مجاہد نے نہایت کامیاب زندگی بسر کی اور قابلِ رشک

جہاد کا نمونہ قائم فرمایا۔ دنیا کے کونے کونے میں ان کے رفع درجات کے لئے دعائیں ہو رہی ہیں اور رہتی دنیا تک ان کا ذکرِ خیر باقی رہے گا۔ یہ بات بھی آپ کی عظمت کو بڑھانے والی ہے کہ آپ کی وفات حالتِ سفر میں (سرگودھا میں) اچانک ہوئی ہے اس طرح آپ حدیثِ نبوی ؐ "موت غربۃٍ شہادۃ" کے بھی مصداق ہیں۔ حضرت مولوی صاحب موصوف ایک صاحبِ رؤیا و کشف بزرگ تھے۔ مستجاب الدعوات تھے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث تھے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کو اپنے قربِ خاص میں جگہ دے۔ آمین۔

عزیزم محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کوئٹہ نے جن سے حضرت مولاناؓ کو خاص انس تھا مجھے اپنے تعزیت نامہ میں حضرت مولانا کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"آپ کا مرحوم و مغفور کے ساتھ ایک خاص تعلق بھی تھا اور رفاقتِ حسنہ بھی۔ آپ کا ہم سب پر بہت حق ہے کہ اس جلیل القدر، متقی، پرہیزگار عالم بے بدل، فقیہہ، مفسر قرآن، بایں ہمہ درویش طبیعت اور فقیر طبع، حلیم، شاکر، صابر، متواضع، منکسر المزاج اور دل کے غریب و مسکین، خادمِ دین، متین و مبلغِ اسلام و احمدیت کی جدائی پر آپ سے بھی دلی تعزیت کریں۔ مَیں اس شخص کی وفات پر آپ سے دلی تعزیت کرتا ہوں جس کی وفات موت العالِم موت العالَم کی مصداق ہے۔"

سیّدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ہمارے استاذ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر پر ۱۹۶۰ء میں تحریر فرمایا تھا کہ:۔

"کاش اگر حضرت حافظ صاحبؒ اس وقت زندہ ہوتے تو محترم مولوی ابوالعطاءؓ صاحب اور محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس کے علمی کارناموں کو دیکھ کر ان کو کتنی خوشی ہوتی کہ میرے شاگردوں کے ذریعہ میری یاد زندہ ہے۔" (الفرقان دسمبر ۱۹۶۰ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت شمس صاحبؒ کے درجات کو بلند فرمائے اور سلسلہ کو ہمیشہ ایسے مخلص اور بے لوث خادم عطا فرماتا رہے۔ آمین +

خدام نماز باجماعت کی پابندی کریں

اسلام نے نماز باجماعت پڑھنے کی بار بار تاکید فرمائی ہے۔ نماز باجماعت کے التزام سے انسان متعدد نیکیوں کے بجالانے کی توفیق پاتا ہے۔ اور بیسیوں برائیاں اس سے دُور ہو جاتی ہیں۔ امسال تمام خدام نماز باجماعت ادا کرنے کا عزم بالجزم کریں۔ سیّدنا حضرت فضلِ عمرؓ فرماتے ہیں:۔

"خدام الاحمدیہ کی سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاق سیکھیں، نیکی کے کام بجا لائیں اور پابندی نماز کی عادت ڈالیں۔ تمہارا فرض ہے کہ تم سب لوگوں کے پاس جاؤ اور ان میں نماز باجماعت کی پابندی کی عادت پیدا کرو۔" (الفضل ۲ اکتوبر ۶۶ء)

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احمدی نوجوانوں سے

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی

(مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب ایم۔اے۔ ملتان)

موت کا قانون تو اٹل ہے اس کا روکنا کسی کے بس کا روگ نہیں لیکن اس خلا کو پورا کرنا آپ لوگوں کے اختیار میں ہے۔ اور کسی قوم کے زندہ رہنے کا یہی گر ہے۔ پس اپنے آپ کو اس طرح ڈھالیں کہ علم و فضل، تقویٰ و طہارت۔ فہم و فراست اور اخلاقِ فاضلہ میں آپ کی شخصیت نمایاں نظر آئے۔ یہ صفات کسی خاص طبقہ کے لئے مختص نہیں ہیں بلکہ ہر فرد اپنی اپنی جگہ علیٰ قدر مراتب ان سے بہرہ یاب ہو سکتا ہے۔ ایک احمدی کسان، عالم تو ممکن ہے نہ بن سکے لیکن اپنی جگہ دیگر کسانوں میں ممتاز نظر آنا چاہیئے۔ اسی طرح احمدی طالب علم، تاجر، استاد، وکیل، ملازم۔ غرض ہر شخص اپنے ماحول میں ایسا نمایاں ہو اور اسلام کا ایسا نمونہ پیش کرے کہ دوسرے لوگوں پر اس کی برتری خود بخود ظاہر ہو۔

آجکل اخلاقِ فاضلہ کا قحط ہے دولت اور صرف دولت ہی انسانی زندگی کا مقصد رہ گیا ہے۔ پہلے کوئی افسر اگر رشوت لیتا تھا تو لوگ حیران رہ جاتے تھے۔ اب اگر کوئی رشوت نہ لینے والا ہو تو اسے حیرت سے دیکھتے ہیں۔ ہر قسم کی برائیوں کا دَور دورہ ہے۔ ان حالات میں اگر آپ اخلاقِ فاضلہ کا مظاہرہ کریں تو دنیا کے لئے یقیناً اچنبہ ہوگا۔ اور سلسلہ کی عظمت کا باعث۔

اسلام آپ کو دولت کمانے سے نہیں روکتا۔ جائز ذرائع سے کمائیں اور خوب کمائیں۔ لیکن جائز ذرائع سے کمائیں اور اسلام کے احکام کے مطابق خرچ کریں۔ یہ بات مدِنظر رہے کہ ہمیں بہرحال مرنا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنے تمام اعمال کا جواب دینا ہے۔ اس دنیا میں بڑے بڑے عظیم الشان شہنشاہ آئے جو کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے لیکن

بیک جنبشِ چرخِ نیلوفری
نے نادر بجا ماند و نے نادری

آج ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں۔ رعایا کو لوٹ گھسوٹ کر جو محل تیار کئے تھے آج ویران پڑے ہیں۔

پردہ داری می کند بر کاخِ کسریٰ عنکبوت
بوم نوبت می زند بر گنبدِ افراسیاب

جب وہ لوگ خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گئے تو ہمارے کفن میں بھی کوئی جیب نہیں ہوگی محنت مشقت کی تھوڑی سی کمائی حرام کی بے انتہاء دولت سے افضل ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان میں بے شمار حیرت انگیز طاقتیں رکھی ہیں۔ انہیں بروئے کار لائیں اور ان سے کام لیں۔

در لباسِ آدمی کار خدائی می کند
آدمی را طرفہ ایں جا دستگاہ حاصل است

ریل گاڑی، موٹر کار اور ہوائی جہاز آسمان سے نازل نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ ذہین اور محنتی لوگوں کی شبانہ روز کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ اگر وہ لوگ جانگداز محنت نہ کرتے تو ہم لوگ آج بجائے کاروں کے گدھوں پر سفر کرتے۔

خدا تعالیٰ نے دماغِ انسانی میں ایسے حیرت انگیز جوہر رکھے ہیں کہ صحیح طور پر ان کی پرورش کی جائے اور ان سے کام لیا جائے تو غیر معمولی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ اور اگر انہیں بیکار چھوڑ دیا جائے تو ضائع ہو جاتے ہیں۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کو عزم و استقلال سے کام میں لائیں۔ وہ اعتماد جس سے پہاڑوں کو اپنی جگہ سے سرکایا جا سکتا ہے اپنی ذات پر بھروسہ کرنا ہے۔ اس سے انسان خدا کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔ یہ کام مشکل ضرور ہے لیکن دریا کو عبور کرنا ہی بہادری ہے ورنہ بہاؤ کے ساتھ تو مُردہ بھی بہتا رہتا ہے۔

یاد رہے کہ محنت و مشقت کی عادت طبعی نہیں اکتسابی ہے اس لئے محنتی لوگوں کا نمونہ سامنے رکھ کر کام کریں۔ حضرت نبی کریمؐ، خلفائے راشدین، حضرت مسیح موعودؑ اور ان کے خلفائے کرام کی زندگی کا نمونہ آپ کے سامنے ہے۔ نہ کبھی دن کو دن سمجھا نہ رات کو رات۔ جو کام خدا تعالیٰ نے ان کے سپرد کیا رات دن اسی میں محو رہے۔ "

"تقویٰ کو اپنا شعار بناؤ۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

آپ زبان سے تبلیغ نہ بھی کریں تو آپ کا تقویٰ خود ہی ایک فصیح و بلیغ مبلغ بن جائے گا۔

غرض اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کریں غفلت چھوڑ دیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی صفات پیدا کریں اور دنیا کو دکھا دیں کہ ہم میں سے اگر ایک مرتا ہے تو ایک ہزار اس کی جگہ لینے کے لئے موجود ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں اپنی رضا پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے +

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

135

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

کراچی میں ورودِ مسعود

(المکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ کراچی کی یہ انتہائی خوش قسمتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اپنے عہد خلافت میں پہلی بار کراچی تشریف لائے گو حضور کا قیام بہت مختصر تھا لیکن جماعت کی مسرتوں کو اس نے چار چاند لگا دئے۔ حضور کی بیش قیمت نصائح اور مجالس علم و عرفان جماعت کے ازدیادِ ایمان کا موجب بنیں۔ حضور جب بھی مجلس میں رونق افروز ہوتے جماعت کا ہر فرد شاداں و فرحاں نظر آتا۔ اسے پھر ایک لمبے عرصہ کے بعد معارف قرآنی اور ہدایات ربانی سننے کا موقعہ ملا۔ ایکبار پھر جماعت نے اس کیف و لذت کو محسوس کیا جس کو اس سے پیشتر وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کراچی میں تشریف آوری پر محسوس کرتی رہی

حضرت اقدس سندھ کا دورہ مکمل فرما کر حیدرآباد تشریف لے آئے تھے۔ ۲۰ نومبر کو جناب چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی۔ مکرم مولوی عبد المالک صاحب مربی سلسلہ کراچی مع چند دیگر احباب کے حضور کو لینے کے لئے کاروں پر حیدرآباد پہنچے حضور کا قافلہ کراچی کے لئے ۲½ بجے روانہ ہوا۔ جماعت حیدرآباد کے نمائندگان بھی حضور کو الوداع کہنے کے لئے پندرہ بیس میل تک قافلہ کے ہمراہ آئے۔ ایک مقام پر پہنچکر حضور نے ان نمائندگان کو شرف مصافحہ بخشا اور اجتماعی دعا کروا کر انہیں واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ کراچی جاتے ہوئے سہ پہر کو راستہ میں مکری جھیل کے کنارے حضور اور قافلہ نے چائے نوش فرمائی جس کا انتظام جماعت کراچی نے کیا تھا۔ ۵½ بجے شام حضور اپنی قیامگاہ ہاؤسنگ سوسائٹی میں پہنچے۔ یہاں تمام احباب نے جو دیر سے اپنے پیارے امام کے دیدار کے لئے چشم براہ تھے والہانہ انداز میں حضور کا استقبال کیا اور وفور محبت سے نعرے بلند کئے۔ حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا اور مغرب و عشاء کی نمازیں ادا فرمائیں۔ حضور کے کراچی میں ورود مسعود کی خبر قریباً تمام مقامی اخبارات میں شائع ہوئی۔ اور فوٹو بھی شائع ہوئے

اسی رات چوہدری بشیر احمد صاحب کے فرزند زبیر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ تھی حضور نے ازراہ شفقت اس میں شرکت فرما کر دعا فرمائی۔

حضور کے قیام کے دوران جماعت نمازیں حضور کی اقتداء میں ادا کرتی رہی۔ عموماً روزانہ صبح دس بجے سے ایک بجے تک انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام رہتا۔ جماعت کے اور غیر از جماعت احباب ملاقات کے لئے تشریف لاتے رہے

۲۱ نومبر کی شام کو جماعت احمدیہ کراچی کی مجلس عاملہ نیز انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی مجالس عاملہ اور حلقہ جات کے پریذیڈنٹ صاحبان کا مشترکہ اجلاس حضور نے طلب فرمایا تمام احباب کا تعارف حضور سے کرایا گیا مختلف شعبہ جات سے متعلقہ کارکنوں سے حضور نے بعض امور دریافت فرمائے۔ ازاں بعد حضور نے تعلیم قرآن اور بعض دیگر امور کے متعلق نصائح اور زریں ہدایات بیان فرمائیں

نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور نے مجلس عرفان میں جماعت کے دوستوں کے سوالات کے جوابات دئے اور یہ سلسلہ روزانہ جاری رہا۔ تشنگان علم و معرفت ہر مجلس میں اپنی تسلی اور اطمینان کے لئے مختلف مسائل دریافت کرکے اپنی تشنگی بجھاتے رہے

۲۲ نومبر کی صبح کو بعد نماز فجر حلقہ دستگیر کالونی کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے حلقہ کے پریذیڈنٹ چوہدری منور احمد صاحب اور دیگر احباب نے حضور کا استقبال کیا حضور نے ایک اینٹ اپنے دست مبارک میں لے کر دیر تک دعا فرمائی۔ پھر اسکو نصب فرمایا۔ اس کے بعد چھ مزید اینٹیں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور امیر صاحب و مربیان سلسلہ نے رکھیں۔ پھر اجتماعی دعا حضور نے کرائی۔ واپسی پر حضور نے ازراہ شفقت سلسلہ کے پرانے خادم حضرت حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کے مکان پر چائے نوش فرمائی اور دعا فرمائی۔

دس بجے سے ایک بجے تک انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام جاری رہا۔ شام کو چار بجے احمدیہ ہال میں لجنہ اماء اللہ کو پونے دو گھنٹہ تک حضور نے خطاب فرمایا۔ آپ نے احمدی خواتین کو تربیت اولاد کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی نیز فرمایا کہ نیکیوں کے بجا لاتے وقت ہماری خواتین کے دل میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ یا خوف پیدا نہ ہونے دینا چاہیئے کہ دنیا کیا کہے گی انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری جماعت دنیا میں نیکیوں کے قیام کے لئے قائم کی گئی ہے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد علم و عرفان کی مجلس ہوئی حضور نے اس موقعہ پر آیت کریمہ انا ناتی الارض ننقصھا کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی اس کے علاوہ متعدد سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے ۸½ بجے مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کی صاحبزادی کی رخصتانہ کی تقریب میں حضور دعا کے لئے تشریف لے گئے۔

۲۳ نومبر کو "ہاکس بے" کے مقام پر جماعت نے ایک پکنک کا پروگرام بنایا تھا ۱۰½ بجے حضور وہاں تشریف لے گئے۔ اور شام تک قیام فرمایا۔ اس موقعہ پر مکرم ثاقب صاحب زیروی۔ مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل اور جناب قیس مینائی صاحب نے اپنا کلام سنایا۔

بعد نماز مغرب و عشاء مجلس علم و عرفان میں تشریف فرما ہوئے اور مولانا عبد المالک صاحب مربی سلسلہ کو "تاریخ الخلفاء" کا ایک حوالہ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا اور بتایا کہ حضرت علی نے بیعت بدری صحابہ کے مشورہ کے بعد لی تھی۔ ازاں بعد حضور نے نوجوانوں کو نحر بکث فرمائی کہ وہ دین کے لئے آگے بڑھیں اسکے بعد حضور نے تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۲۵ نومبر بروز جمعہ صبح کے وقت انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ نماز جمعہ کے لئے حضور احمدیہ ہال تشریف لے گئے۔ ہال کھچا کھچ حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ ہال کے باہر بھی شامیانے لگا کر سڑکوں پر نماز کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا۔ خواتین کی تینوں گیلریاں بھری ہوئی تھیں اور جن کو وہاں جگہ نہ مل سکی انہوں نے ہال کی چھت پر نماز ادا کی۔ کئی سالوں کے بعد جمعہ کے روز ہمارا اتنا بڑا اجتماع دیکھنے میں آیا۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے آیہ کریمہ واعتصموا بحبل اللّٰہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے "حبل اللّٰہ" کے متعدد معنے بیان فرمائے اور بتایا کہ اس کا تعلق آیت استخلاف سے ہے پھر اس تعلق کو حضور نے واضح فرمایا اور جماعت کی ذیلی تنظیموں کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے اپنے دائرہ میں مستعدی سے کام کریں۔ اور باہمی تعاون کو قائم رکھیں تاکہ جماعتی اتحاد مضبوط تر ہو جائے۔

۴½ بجے شام حضور مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کی کوٹھی پر بیگم صاحبہ کے ہمراہ تشریف لے گئے اور وہاں چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ مرحوم امیر جماعت احمدیہ ساہیوال (منٹگمری) کی وفات پر تعزیت فرمائی۔ مرحوم بیگم شاہنواز صاحبہ کے بڑے بھائی اور سلسلہ کے دیرینہ مخلص تھے۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد ساری جماعت کی ملاقات کا پروگرام تھا۔ چنانچہ حضور نے تمام حلقہ جات کے احباب کو بالترتیب شرف مصافحہ بخشا۔ احباب اپنی باتیں حضور کی خدمت میں پیش کرتے۔ حضور نے نہایت توجہ سے ان کو سنا ضروری ہدایات دیں اور دوستوں سے ضروری امور دریافت فرمائے دو ڈھائی گھنٹہ تک یہ سلسلہ جاری رہا اور یہ سارا عرصہ حضور کھڑے رہے۔ ازاں بعد نئے بیعت کرنیوالوں نے بیعت کی۔ آپ ان کے بھی حالات دریافت فرماتے رہے۔ اس موقعہ پر آپ نے انٹر کالج ایسوسی ایشن کے ممبروں کو بھی طلب فرمایا تھا اور انہیں بھی ضروری نصائح فرمائیں۔

۲۶ نومبر حضور کی واپسی کی تاریخ تھی جماعت کے احباب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور غیر از جماعت دوستوں کی آمد کا سلسلہ صبح سے ہی شروع ہو گیا۔ حضور نے صبح دس بجے سے ایک بجے تک ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا نیز حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے اس دن صبح دس بجے احمدیہ ہال میں خواتین کے اجلاس عام میں شرکت فرمائی اور انہیں سادہ زندگی۔ اطاعت امام اور تربیت اولاد و تعلیم قرآن کی طرف دلنشین انداز میں توجہ دلائی۔ حضور کے دوران قیام خواتین قیامگاہ پر پہنچکر محترمہ بیگم صاحبہ کی نصائح سے مستفید ہوتی رہیں۔

تین بجے حضور تیزگام سے لاہور جانے کے لئے اسٹیشن روانہ ہوئے۔ حضور کے ہمراہ کاروں کی ایک لمبی قطار تھی۔ جماعت کی بہت بڑی تعداد اسٹیشن پر اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کے لئے پیشتر سے جمع تھی۔ حضور نے اپنی نشستگاہ اور سامان کا معائنہ فرمایا پھر گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ چونکہ وقت تھوڑا تھا اور ہجوم زیادہ۔ اس لئے جماعت کی درخواست پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد حضور نے گاڑی کے دروازہ پر کھڑے ہو کر جماعت کراچی کو محبت بھری نگاہ سے رخصت فرمایا اور گاڑی لاہور کے لئے روانہ ہو گئی۔

اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کا مؤثر طریق

تحریک جدید کے ہر دفتر کا مجاہد بعد میں آنے والے دفتر کیلئے معقول تعداد میں نئے مجاہد تیار کرے

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے :-

"تحریک جدید کے چندہ کے سلسلہ میں میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہر احمدی جس نے دفتر اوّل میں حصہ لیا ہے اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ کم از کم ایک آدمی دفتر دوم میں حصہ لینے والا کھڑا کرے جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے اسیطرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے اور

روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق

یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اوّل میں حصہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا بلکہ کم از کم ایک آدمی ایسا ضرور تیار کرے گا جو دفتر دوم میں حصہ لے اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں جس طرح دنیا میں لوگ اپنے لئے پانچ پانچ سات سات بیٹے پسند کرتے ہیں اسیطرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے پانچ پانچ سات سات نئے آدمی تیار کرے اور پھر دوسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ تیسرے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی کھڑے کرے اور تیسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ چوتھے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے تاکہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ اور اس روپیہ سے تبلیغ اسلام کے نظام کو زیادہ سے وسیع کیا جا سکے۔" (منقول از الفضل ۱۶ / نومبر ۱۹۴۴ء)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ایک ضروری تصحیح !

الفضل کے ۳ / دسمبر میں ایک مضمون نگار صاحب نے حضرت مولانا شمس صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ "جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں شیعوں سے آپ کا مناظرہ کلمۃ الحق شائع شدہ ہے" یہ بات اس طرح درست نہیں۔ اس مناظرہ میں اہل سنت کی طرف سے استاذنا المحترم حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ مناظر تھے۔ آپ کے ساتھ حسب شرائط مناظرہ جو معاون تھے ان میں مولانا شمس صاحب، مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی، مولانا ظہور حسین صاحب بھی تھے۔ حضرت حافظ صاحب پرچے لکھواتے تھے آپ کے پرچہ جات مولانا شمس صاحب پڑھ کر سناتے تھے اور مولانا غلام احمد صاحب اور مولانا ظہور حسین صاحب حسب ہدایت حضرت حافظ صاحب حوالجات پیش کرتے تھے اس وقت یہ تینوں علماء مبلغین کلاس میں حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کے اوّلین شاگرد تھے پس مناظرہ کلمۃ الحق میں اصل مناظر حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔

(ابو العطا جالندھری)

داخلہ سنٹرل سپیریئر سروسز کلاس :- اس کلاس میں داخلہ کا امتحان بمقام لاہور ۱۲/۱۲/۶۶ کو ہوگا عرصہ ٹریننگ ۱۲/۱۲/۶۶ تا ۱۵/۳/۶۷۔ امیدواران مزید تفصیلات کے لئے انسٹرکٹر سی ایس ایس انگریزی ڈیپارٹمنٹ گلاس یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے دریافت کریں۔ ڈیٹ ۲/۱۲/۶۶

(ناظر تعلیم)

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے تربیتی جلسے

دھیر کے کلاں ضلع گجرات

۲۲ / نومبر بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ دھیر کے کلاں ضلع گجرات میں زیر صدارت مکرم سلطان محمود صاحب انور شاہد مربی سلسلہ ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد ناصر مربی سلسلہ گجرات مکرم چوہدری رشید الدین صاحب شاہد مربی کھاریاں مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر شاہد۔ اور صاحب صدر نے اہم تربیتی امور سے متعلق تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ دس بجے شب ختم ہوا۔

فتح پور ضلع گجرات

مورخہ ۲۱ / نومبر بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ فتح پور ضلع گجرات میں زیر صدارت مکرم سلطان محمود صاحب شاہد مربی سلسلہ گجرات ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم جو مکرم محمد شریف صاحب انسپکٹر بیت المال نے کی۔ نظم عزیزم مرزا نعیم الدین صاحب نے کی۔ ازاں بعد مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناصر اور مکرم چوہدری رشید الدین صاحب اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔ جلسہ بخیر و خوبی ساڑھے گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی تھا۔ بیرونجات سے آنے والے دوستوں کی رہائش اور کھانے کا معقول انتظام تھا۔

مونگ ضلع گجرات۔

مورخہ ۲۳ / نومبر بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ مونگ ضلع گجرات میں زیر صدارت مکرم سلطان محمود صاحب شاہد مربی سلسلہ ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ تلاوت مکرم ریاض احمد صاحب قائد مقامی نے کی اور نظم مولوی محمد منشی خان صاحب نے پڑھی۔ ازاں بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی گجرات۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر شاہد اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔ نماز فجر کے بعد بھی ایک مختصر سا اجلاس ہوا جس میں مولوی عطاء الکریم شاہد نے جماعت کو اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

یہاں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مکرم سید شاہ نعیم احمد صاحب قائد ضلع گجرات نے ضلع گجرات میں ہونے والے تمام جلسوں میں لاؤڈ سپیکر اور دیگر ضروری انتظامات کے سلسلہ میں نہایت خلوص اور محنت سے خدمات سرانجام دیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا۔

جماعت احمدیہ مونگ کے جملہ عہدیداران و افراد نے نہایت محبت و خلوص سے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون کیا۔

مرالہ ضلع گجرات

مورخہ ۲۴، ۲۵ نومبر جماعت احمدیہ مرالہ ضلع گجرات کے زیر اہتمام دو اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلا اجلاس بعد نماز عشاء ۷½ تا ۱۰½ بجے شب جاری رہا جس میں تلاوت قرآن کریم بشیر احمد صاحب فاروقی نے کی۔ نظم مکرم مشتاق احمد صاحب نے پڑھی۔ ازاں بعد مکرم نصیر احمد صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ اور سلطان محمود صاحب شاہد مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔

دوسرا اجلاس ۲۵ / کو ۱۰ بجے صبح مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ گجرات کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم بشیر احمد صاحب بی اے بی ٹی نے کی اور نظم بشیر احمد صاحب فاروقی نے پڑھی۔ ازاں بعد مولوی محمد منشی خان صاحب مکرم مولوی عطاء الکریم شاہد، مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناصر اور مکرم مولوی نصیر احمد ناصر شاہد نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی دن کے ½ ۱۲ بجے ختم ہوا۔

مقامی جماعت نے بیرون جات سے آنے والے مہمانوں کے قیام و طعام اور جلسہ کے دیگر انتظامات کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دوران قیام مربیان سلسلہ نے درس اور خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

(نامہ نگار)

ہمدرد نسواں (ہمدرد گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ بیس روپے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکمل سیٹ دس جلدوں میں ہدیہ رعایتی -/۲۰ روپے علاوہ محصول ڈاک ملنے کا پتہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● لندن ۷ ؍ دسمبر۔ برطانیہ نے رہوڈیشیا کی غیر قانونی سمتھ حکومت کو ختم کرنے کے سلسلے میں اقوام متحدہ سے امداد طلب کر لی ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ لندن سے نیویارک روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ سلامتی کونسل کے ہنگامی اجلاس میں شریک ہوں گے۔ یہ اجلاس جمعرات کو برطانیہ کی درخواست پر طلب کیا گیا ہے برطانیہ اس اجلاس میں ایک قرارداد پیش کرے گا جس میں سمتھ حکومت کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگانے کی سفارش کی گئی ہے۔

رہوڈیشیا کی غیر قانونی حکومت کے سفید فام سربراہ ایان سمتھ نے گزشتہ رات برطانیہ کی چھ نکاتی تجویز مسترد کر دی تھی۔ اس تجویز میں کہا گیا تھا کہ رہوڈیشیا میں موجودہ حکومت کو فوری طور پر توڑ دیا جائے اور تمام اختیارات گورنر جنرل کے سپرد کر دیئے جائیں۔ فوج کا انتظام بھی گورنر جنرل خود سنبھالے اور وہ نئی کابینہ مقرر کریں جس میں کم از کم دو افریقی وزراء شامل ہوں۔ اور ایک وزیر ایسا ہو جو موجودہ حکمران پارٹی کا نمائندہ نہ ہو اس کے بعد ملک میں نیا آئین نافذ کیا جائے اور دس سال کے اندر رہوڈیشیا میں بتدریج اکثریت کی مرضی کے مطابق حکومت قائم کر دی جائے۔

● لاڑکانہ ۷ ؍ دسمبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر مارشل عبد الحکیم عامر نے کل صبح لاڑکانہ میں صدر ایوب خان سے ملاقات کی اور ان سے غیر رسمی بات چیت کی دونوں رہنماؤں میں رسمی بات چیت آج راولپنڈی میں ہوگی۔ کل کی ملاقات میں متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر جنگ سید شمس الدین بھی شامل تھے۔

● کراچی ۷ ؍ دسمبر۔ بیگم شریف برنی صوبائی اسمبلی کی بلا مقابلہ رکن منتخب ہو گئی ہیں انہوں نے کراچی کی اس نشست سے کاغذات نامزدگی داخل کئے تھے جو بیگم زاہدہ خلیق الزمان کی صوبائی کابینہ میں شمولیت کے بعد خالی ہوئی تھی۔ بیگم برنی کے مقابلہ میں کسی امیدوار نے کاغذات داخل نہیں کئے تھے۔

● ہانگ کانگ ۷ ؍ دسمبر۔ چین نے الزام عاید کیا ہے کہ روس بھارت کی رجعت پسند حکومت کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے تاکہ وہ اپنے توسیع پسندانہ عزائم کو پورا کر سکے۔ چین کی خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ اس نے بھارت کو گائیڈڈ میزائل، آبدوز کشتیاں، جنگی جہاز، ٹینک اور دوسرا جنگی اسلحہ فراہم کیا ہے وہ بھارت کو مگ طیارے تیار کرنے میں مدد دے رہا ہے اس نے ۳ نومبر کو بھارت کو طیارے دیئے ۳ دسمبر کو بھارت اور روس کے درمیان ایک تجارتی سمجھوتے پر دستخط ہوئے ہیں جس کے تحت ۱۹۶۵ء کے مقابلے میں ۱۹۷۰ء تک دونوں ملکوں کے درمیان تجارت دوگنا ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ روس نے بھارت کو ۷۰ کروڑ روبل کا قرضہ دیا ہے۔

● ویٹ نام ۷ ؍ دسمبر۔ شمالی ویٹ نام کے حریت پسندوں نے کل چار امریکی بمبار طیاروں کو مار گرایا بتایا گیا ہے کہ پرسوں بھی انہوں نے چار امریکی طیارے گرائے تھے۔

● لاہور ۷ ؍ دسمبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم خان محمد علی خان نے اعلان کیا ہے کہ حکومت تعلیم کو زیادہ سے زیادہ فروغ دے گی۔ اور تیسرے پنجسالہ ترقیاتی منصوبہ کی مدت کے دوران خواندگی کے تناسب میں خاطر خواہ اضافہ ہو جائے گا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ گورنروں کی کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ مشرقی پاکستان میں کومیلا کے کامیاب تعلیمی منصوبہ کو مغربی پاکستان میں بھی رائج کیا جائے۔ تاکہ ہر فرد زیور تعلیم سے آراستہ ہو جائے۔

● واشنگٹن ۷ ؍ دسمبر۔ امریکہ کے راکٹوں کے ماہر ڈاکٹر براؤن نے کہا ہے کہ امریکہ ۱۹۶۸ء تک چاند پر انسان کو اتارنے میں کامیاب ہو جائیگا۔

رمضان المبارک یا ماہ نزول القرآن

تاج کمپنی لمیٹڈ ہر سال ماہ رمضان المبارک کی خوشی میں اپنے ہاں کے طبع کردہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت دیتی ہے چنانچہ اس سال بہ نسبت گزشتہ سالوں کے اس رعایت میں اضافہ کر دیا ہے یہ رعایت یکم دسمبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہو کر ۳۱ جنوری ۱۹۶۷ء تک جاری رہے گی۔

ہم نے تمام مختلف اقسام کے قرآنوں کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مجموعہ تیار کر دیا ہے آپ نمونوں کا یہ مجموعہ ایک کارڈ بھیج کر مفت منگوالیں۔ اس سے آپ کو اپنے لئے قرآن پاک کا انتخاب کرنا بڑا آسان ہو گا

تاج کمپنی لمیٹڈ

پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا۔ اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گا۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواست دعا

میرے والد مکرم عبد السمیع صاحب چوکویت سے بخیریت ربوہ پہنچ گئے ہیں اب عزیزہ بچہ کے لئے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت اور صحت سے رکھے اور بچے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عبد الباسط طاہر
(باسط منزل دار الرحمت شرقی۔ ربوہ)

دلفریب زیورات کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز۔ دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجیے
(نظامت اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

روزے انسان میں خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا کرتے ہیں

رمضان کے مبارک مہینے کی قدر کرو اور ان ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی برکات اور روزوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"دنیا میں انسان پر جو ابتلاء آتے ہیں وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے جو بندہ اپنے لئے خود پیدا کر لیتا ہے۔ ان ابتلاؤں سے اللہ تعالیٰ کی غرض انسان کو روحانی گندوں سے صاف کرنا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں قسم کے ابتلاء انسان پر آتے ہیں۔ ایک ابتلاء مومن اپنے لئے خود تلاش کرتا ہے مثلاً سردیوں میں جب دوسرے لوگ سو رہے ہوتے ہیں تو وہ نماز کے لئے اٹھتا ہے ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ ٹھنڈے پانی سے اسے غسل بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا ابتلاء ہے جو مومن اپنے ہاتھ سے لاتا ہے اور جب مومن اپنے ہاتھ سے ابتلاء لاتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنا ابتلاء چھوڑ دیتا ہے۔ روزوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہی اصول مقرر فرمایا ہے۔ بندہ جب خود ابتلاء لے آتا ہے یعنی وہ اپنی کسی غلطی سے بیمار ہو جاتا ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ اسے روزے معاف کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ روزے بعد میں رکھ لینا۔ لیکن ان حالات کے سوا سال بھر کے زہروں کو دور کرنے کے لئے رمضان میں روزے رکھنا ایک مومن کے لئے نہایت ضروری ہے اگر زہر زیادہ ہو جائیں تو وہ اس کے لئے ہلاکت کا موجب ہوں گے۔ جو شخص سال بھر میں رمضان کے روزے نہ رکھے اور دوسرے سال کے روزے آ جائیں اس کے اندر دو سال کا زہر پیدا ہو جائے گا۔ اور اگر وہ تین سال کے روزے نہ رکھے تو اس کے اندر تین سال کا زہر جمع ہو جائے گا جو اس کے لئے یقیناً مہلک ثابت ہوگا۔ اور اس کے اندر ایسی سختی اور نابینائی پیدا ہو جائیگی کہ خدا تعالیٰ بھی اس کے سامنے آئے تو وہ اسے نہیں پہچان سکے گا۔ جیسے کسی شخص کی آنکھیں ماری جائیں تو وہ اپنے عزیزوں کو بھی خواہ وہ سامنے کھڑے ہوں نہیں پہچان سکتا بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم روزے رکھ کر خدا تعالیٰ پر احسان کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سے زیادہ بیوقوفی اور کوئی نہیں۔ جو شخص ڈاکٹر کے فصد کھولنے پر خیال کرے کہ اس نے خون دے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے یا ڈاکٹر اسے جلاب دے اور وہ یہ خیال کرے کہ اس نے جلاب لے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے یا وہ اسے کونین کھلائے اور وہ خیال کرے کہ اس نے کونین کھا کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے اس سے زیادہ احمق کون ہوگا۔ علاج خواہ تلخ ہی کیوں نہ ہو وہ بہر حال معالج کا مریض پر احسان ہے اسی طرح نماز کے لئے خواہ ہمیں سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا پڑے بہر حال اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کیونکہ اس سے روحانی زہروں کو دور کر کے خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اسی طرح رمضان میں جب کوئی بھوکا رہتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے کہ اس نے اسے روحانی گندوں کو دور کرنے کا موقع بہم پہنچایا۔ کیا ڈاکٹر مریض کو بھوکا نہیں رکھتے۔ جب کسی شخص کا گلا خراب ہو جاتا ہے یا معدہ اور انتڑیاں خراب ہو جاتی ہیں تو ڈاکٹر اسے آٹھ آٹھ دس دس دن کا فاقہ دیتے ہیں لیکن کوئی شخص نہیں کہتا کہ فاقہ دے کر ڈاکٹر نے مریض پر ظلم کیا ہے بلکہ وہ ڈاکٹر کا احسان تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ فاقہ کے ذریعہ اس کی باقی زندگی بچ جاتی ہے اگر اسے فاقہ نہ دیا جاتا تو اس کی ۲۰۔ ۲۲ سال کی باقی زندگی ختم ہو جاتی۔ اسی طرح رمضان کے روزے ایک انسان کی باقی روحانی زندگی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اگر کوئی شخص ان فاقوں کو برداشت نہیں کرے گا تو اس کی روحانیت مر جائے گی اور اس کے نتائج ظاہر ہیں۔ اس دنیا کی زندگی تو عارضی ہے اصلی اور دائمی زندگی اگلے جہان کی ہے اگر وہ برباد ہو گئی تو کیا فائدہ پس ہمیں اس مہینہ کی قدر کرنی چاہیئے اور ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہیئے جتنا ہم ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کریں گے اتنے ہی ہمارے وہ زہر دور ہوں گے جو اندر ہی اندر جمع ہو کر ہماری زندگی کو ختم کر دیتے ہیں ۔"

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۶۰ء)

گورنر موسیٰ نے بنکوں کو گندم کے سٹاک کا اعلان کرنے کا حکم دے دیا

بنکوں کو گندم کے ذخائر حکومت کے حوالے کرنے ہوں گے

لاہور ۸ دسمبر۔ گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ نے صوبہ بھر کے تمام بنکوں کو حکم دیا ہے کہ ان کے قبضہ میں گندم کا جس قدر سٹاک ہے یا گندم کی جو مقدار بنکوں کے پاس رہن رکھی ہوئی ہے۔ اس کے سٹاک کا تین دن کے اندر اعلان کر دیا جائے۔ گندم کے اس سٹاک کی اطلاع ڈائریکٹر فوڈ مغربی پاکستان کو دی جائے اور ڈائریکٹر فوڈ بنکوں کو یہ سٹاک جس مقام پر حکومت کی تحویل میں دینے کا حکم دے اس کی تعمیل کی جائے۔ گندم کی قیمت کا تعین حکومت کرے گی اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو تین سال قید، جرمانہ اور سٹاک کی ضبطی کی سزا دی جا سکے گی۔

صوبے میں غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے کل گورنر نے ایک انتہائی اہم قدم اٹھایا ہے انہوں نے بنکوں کو سٹاک کا اعلان کرنے کے متعلق ایک حکم جاری کیا ہے جو ویسٹ پاکستان ڈیکلریشن آف سٹاک چیک آرڈر ۱۹۶۶ء کہلائے گا یہ حکم فی الفور نافذ ہوگا۔

اس حکم کے ذریعہ بنکوں پر یہ پابندی عاید کر دی گئی ہے کہ وہ گندم کے سٹاک کسی شخص کو فروخت نہیں کر سکتے گندم کے تمام سٹاک صرف حکومت کے مقرر کردہ طریقے سے ہی فروخت کیا جا سکتا ہے

گورنر کے اس آرڈر کے تحت بنکوں کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ تین دن کے اندر گندم کے سٹاک کا اعلان کریں اور اس کے متعلق حکومت کو یہ معلومات فراہم کریں کہ یہ سٹاک کن مقامات پر سٹور کیا گیا ہے

اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو تین سال قید جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔ جس عدالت میں یہ مقدمہ زیر سماعت ہوگا وہ عدالت گندم کے سٹاک کی ضبطی کا حکم بھی دے سکتی ہے یہ سٹاک مع بنک کے ضبط کیا جا سکے گا۔

رہوڈیشیا میں اکثریت کی حکومت قائم ہونی چاہیئے

باغی حکومت کے خلاف سخت اقدامات کئے جائیں: صدر ایوب

سکھر ۸ دسمبر۔ صدر ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان رہوڈیشیا میں اکثریت کی حکومت کا حامی ہے اور رہوڈیشیا کے عوام کو ان کا حق دلانے کے لئے ایان سمتھ کی باغی حکومت کے خلاف ہر ممکن اقدام کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے آج سکھر میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے مزید کہا کہ ایان سمتھ نے رہوڈیشیا کے مسئلے کا پر امن حل مسترد کر دیا ہے۔ جو بڑی افسوسناک بات ہے۔

صدر نے کہا ہے کہ رہوڈیشیا کے ایان سمتھ بالکل وہی کچھ کر رہے ہیں جو کشمیر میں بھارت کر رہا ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان نے ہمیشہ افریقی عوام کی حمایت کی ہے اور ہم اب بھی یہی کہتے ہیں کہ رہوڈیشیا میں اکثریت کی حکومت قائم ہونی چاہیئے۔ دریں اثناء دولت مشترکہ کی پابندیوں کی کمیٹی کے اجلاس میں پاکستان نے رہوڈیشیا کے خلاف موثر اقتصادی پابندی نافذ کرنے کی حمایت کی ہے۔

ر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷